پیارے ماموں جان داؤد احمد گلزار ابن محترم قدرت اللہ سنوری صاحب

تاریخ پیدائش : 1925   تاریخ وفات: 4/7/1987

خدا کے فضل سے والدہ صاحبہ کے 3 بھائیوں کے بارہ میں کچھ نہ کچھ لکھنے کے بعد دلی حسرت ہے کہ چوتھے بھائی کے بارہ میں بھی ضرور لکھوں۔ اگرچہ اُن کی رہائش لندن میں تھی اور کبھی کبھار ربوہ کا چکر لگاتے تھے لیکن پھر بھی اُن تھوڑی سی یادوں کو اکٹھا کر کے دلی تسکین حاصل ہو گی۔

جیسا کہ اُن کے نام سے ظاہر ہے داؤد احمد گلزار۔ اسی طرح ان کا وجود اسم با مسمّیٰ تھا۔ ہر وقت ہنسنے ہنسانے والے وجود ہر وقت ماحول کو گل وگلزار بنا دیتا تھا۔ سنجیدگی اور اداسی تو بالکل نہ تھی۔ ہر وقت مسکراہٹ بکھیرتا چہرہ اگرچہ قلیل عرصہ ہی دیکھنے کو ملا لیکن بھرپور یادیں چھوڑ گیا۔ اگرچہ ان کا آنا آناً فاناً ہوتا تھا۔ لیکن تحفے تحائف سے بھرپور بہن کے گھر آتے اور ہر سو خوشیاں بکھیرتے چلے جاتے۔ باقی تمام اخلاقی خوبیوں کے ساتھ خلفاء سے عقیدت ومحبت اور اطاعت کا منہ بولتا ثبوت تھے۔ خلیفہ الثالث ؒ نے جب سویا لیسیتھین کے استعمال کی ہدایت فرمائی تو پاکستان آتے ہوئے اپنے تمام عزیز و اقارب کیلئے لندن سے سویا لیسیتھین کے کیپسول بطور تحفہ لیکر آئے اور سب کو دیئے کہ اس کو استعمال کریں جیسا کہ حضور نے فرمایا ہے۔ اُن کی اس نمایاں خوبصورت عادت سے خاکسار کو محترم ناناجان کی یہ خوبصورت یاد ذہن میں اُبھری کہ وہ کس خوبصورتی سے اپنی ساری اولاد کو تحائف بھجواتے تھے۔ اسی حسین یادگار کے طفیل آپ کے بیٹے مسعود احمد خورشید صاحب نے بھی تفسیرِ صغیر کا تحفہ بغرضِ دعا اپنی سب بہنوں کی خدمت میں بھجوایا جس پر غالباً دسمبر 1957ء کا تحریر کردہ نوٹ موجود ہے اور وہ جلد بھی اب تک محفوظ ہے اور پیاری والدہ محترمہ نے ہمیشہ اس سے استفادہ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ایسے خوبصورت عادات واخلاق والے بھائیوں کو جنت میں بھی اعلیٰ وارفع مقام عطا فرمائے۔ خدا کے فضل سے ماموں جان کی یہ عادت اُن کے بچوں میں بھی نمایاں تھی اور ہمیشہ سے خوش اخلاقی سے ملتے ہیں اور یہ سب والدین کی عمدہ تعلیم و تربیت کا نتیجہ تھی اُن کی اولاد میں بھی ماشاءاللہ 4 بیٹے اور 4 بیٹیاں ہیں اور خدا کے فضل سے زیادہ تر دینی کاموں میں مشغول ہیں۔ جس طرح انہوں نے اپنے والد صاحب کو جماعتی کاموں میں خلیفۃ المسیح الرابع ؒ کے ہمراہ پرائیوٹ سیکرٹری کے دفتر میں کام کرتے ہوئے پایا۔ آپ کو خدا نے دیگر عمدہ صلاحیتوں کے ساتھ ساتھ خوش الحانی آواز سے بھی نوازا تھا اور بیت الفضل میں کئی سال اذان دینے کے فرائض بھی سرانجام دیتے رہے۔ ماشاءاللہ بہت ہی پیاری اور خوبصورت آواز تھی۔

؎ زندگی زندہ دلی کا نام ہے   مردہ دل کیا خاک جیا کرتے ہیں

یہ شعر ماموں جان کی پیاری شخصیت پر صادر آتا ہے۔ والدین کی خدمت اور اطاعت کا حق سب بچوں کی طرح انہوں نے بھی ادا کیا۔ اور حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کا بھی بخوبی خیال رکھا۔ اور خلافت کے محبت کے جذبہ سے سرشار خاندان حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ بھی بہت عزّت و محبت سے پیش آنے والی ہستی تھے۔ اللہ تعالیٰ دوسرے جہان میں ان کو اپنی قرب وجوار میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

منزہ ولی سنوری اہلیہ ولی الرحمن سنوری

بریمپٹن، کینیڈا - 25 / 09 / 2013